نوحہ جاتِ ثروتؔ

اعجاز پریس حیدرآباد-۲

میرے والد بزرگوار

ڈاکٹر دوست علی خان صاحب مدظلہ

کے کئی سال قبل لکھے ہوئے

۶ نوحے

جو میرے ہاں محفوظ تھے

طبع کرانے کی

سعادت حاصل کرتی ہوں۔

المرقوم یکم محرم الحرام ۱۳۰۷ھ

سراج النساء بیگم

(اہلیہ مرزا بہادر علی صاحب)

○

جہاں معرفت میں احترامِ ذاتِ حیدرؑ ہے
جہاں منت کشِ فیضِ دوامِ میرِ کوثر ہے
علیؑ و فاطمہؑ۔ شبیرؑ و شبرؑ جانِ ایماں ہیں
رسولانِ سلف میں بھی نہ کوئی ان کا ہمسر ہے
مئے حبِ علیؑ خاکِ شفا پر جا کے پیتا ہوں
حسینی میکدہ ہے دورِ جامِ میرِ کوثر ہے
پسِ آئینہ ہے عکسِ جمالِ روئے پیغمبرؐ
سمجھ میں کچھ نہیں آتا عجب تصویرِ اکبرؑ ہے
ملے گی سربلندی روزِ محشر اہلِ ایمان کو
مودت ہی علیؑ سے رازِ قربِ ربِ داور ہے
ہے خاکِ رہگذرِ مولاؑ کی اکسیر شفا لے تک
زمانہ جرعہ نوشِ ساغرِ سردارِ کوثر ہے
محبت سے خدا ملتا ہے شبیرؑ اور شبرؑ کی
ادب آموز۔ فیضِ التفاتِ بنتِ حیدرؑ ہے
حسینؑ ابنِ علیؑ اصغرؑ کا لاشہ دیکھ کر بولے
شہادت کا نگیں اللہ اکبر میرا اصغرؑ ہے
نگاہِ ساقیِ کوثر پڑی ہے مجھ پہ اے ثروت
جب ہی وردِ زبانِ خامہ۔ نامِ میرِ کوثر ہے

سرزمین کربلا کا آج منظر دیکھنا
حق شناسی کا سبق دیتے ہیں سرور دیکھنا

رہبرِ عزم و عمل ہے ذاتِ والائے حسینؑ
صبر و استقلال کے رخشندہ جوہر دیکھنا

عہد و پیمانِ وفا کا ہِل گیا بے شک ثبوت
آج عباسِؑ جری کے رن میں تیور دیکھنا

کربلا میں کیا ملا اجرِ رسالت آپ کو
آ کے اپنی قبرِ انور سے پیمبرؐ دیکھنا

ابرِ فیض و جود ہو ثروت پہ بھی سایہ فگن
اُسکی جانب حشر میں ساقیِ کوثر دیکھنا

○

حسینؑ ابن علیؑ جنازہ جواں بیٹے کا لا رہے ہیں
رواں ہیں آنکھوں سے اشکِ پیہم بہن کو اپنی بلا رہے ہیں

عیاں ہے چہرے سے سوزِ پنہاں ہے دل میں عزم و عمل کی قوت
خدا سے وعدے کو پورا کرنے حسینؑ مقتل کو جا رہے ہیں

فلک نے بدلے سماں ہزاروں مگر وہی شانِ بے نیازی
حسینؑ لاشے کو نوجواں کے وغا کے میداں سے لا رہے ہیں

ہے دل پہ فکر و الم کی یورش حسینؑ روتے ہیں بیکسی پر
ہوا ہے شق۔ فرطِ غم سے سینہ چراغِ ارماں بجھا رہے ہیں

ہے آج لبریز۔ دل کا ساغر ولائے احمدؐ سے تیرا ثروت
اُتر گیا ہے خمارِ ہستی تلاشِ منزل میں جا رہے ہیں

○

کرۂ ارض پہ غمگین فضا چھائی ہے
کربلا کا جو بیاں لب پہ مرے جاری ہے

باپ کے سینے پہ دم توڑ رہے ہیں اصغرؑ
یہ قیامت بھی بہ اندازِ دگر آئی ہے

روزِ عاشور یہ کہتی تھیں جناب صغراؑ
سچ کہو کیا مرے بابا کی خبر آئی ہے

یہ سکینہؑ نے صدا دی سرِ بالیں آکر
میرے بابا پہ قیامت کی غشی طاری ہے

دل کے زخموں پہ لگا اشک کا مرہم ثروتؔ
بارگاہِ نبویؐ سے یہ صدا آتی ہے

○

باپ کے ہاتھوں پہ زخمی اصغرؑ بے شیر ہے
خاک پر اب کربلا کی حشر کی تصویر ہے

کیوں نہ برسائے زمیں پر خون یارب آسماں
شمر کے خنجر کے نیچے گردنِ شبیرؑ ہے

مرقدِ انور سے زہراؑ کی یہ آتی تھی صدا
رحم کر اے حرملہ بچہ چھ ماہ کا بے شیر ہے

دفن کر کے اپنے بچے کو یہ فرماتے تھے شاہؑ
نذر کا منظور ہونا باعثِ توقیر ہے

تو نے مارا تیر۔ اصغرؑ کے گلے کو تاک کر
حرملہ کچھ تو بتا بچے کی کیا تقصیر ہے

ہے یقیں تجھ کو زیارت ہوگی سرورؑ کی نصیب
تو بھی ثروتؔ سوگوارِ اصغرِؑ بے شیر ہے

○

بین کرتی تھی یہ مادر مری پیاری بیٹی
دفن تجھ کو کروں کیونکر مری پیاری بیٹی
غم ہے ایسا کہ جگر ہوتا ہے پانی پانی
صبر کیونکر کرے مادر مری پیاری بیٹی
نکہتِ گل کی طرح ہو گئی رخصت ہم سے
گلشنِ دہر میں رہ کر مری پیاری بیٹی
بیکسی روتی ہے زنداں میں تری میت پہ
کیا اُڑھاؤں نہیں چادر مری پیاری بیٹی
کان زخمی ہیں ترے خون ٹپکتا ہے ابھی
ہائے چھینے گئے گوہر مری پیاری بیٹی
زندگی ہو گئی بے کیف ہماری افسوس
خاک اُڑاتی ہے یہ مادر مری پیاری بیٹی
رنگ لائے گا ترا خون یقیں ہے مجھ کو
ہوگا ماتم ترا گھر گھر مری پیاری بیٹی
بین سے ہلتی تھی زنداں کی زمیں اے ثروت
کہتی تھی رو کے جو مادر مری پیاری بیٹی